آنسو بہانا یاد ہے

حسرت موہانی

http://muftbooks.blogspot.com/

فہرست

۱ حسنِ بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا ۷
۲ خوبروؤں سے یاریاں نہ گئیں ۹
۳ اضطرابِ عاشقی پھر کارفرما ہو گیا ۱۱
۴ یاد کر وہ دن کہ تیرا کوئی سودائی نہ تھا ۱۳
۵ عشق کی روح پاک تحفۂ غم سے شاد کر ۱۴
۶ اب تو اُٹھ سکتا نہیں آنکھوں سے بارِ انتظار ۱۵
۷ چپکے چپکے رات دن آنسو بہانا یاد ہے ۱۷
۸ بکھرے رُخِ روشن پہ جو ہیں گیسوئے شب رنگ ۲۰
۹ محرومِ طرب ہے دلِ دلگیر ابھی تک ۲۲
۱۰ بھلاتا لاکھ ہوں لیکن برابر یاد آتے ہیں ۲۴
۱۱ روشن جمالِ یار سے ہے انجمن تمام ۲۵
۱۲ عشق میں جان سے گزر جائیں ۲۷
۱۳ کسی عنواں صبر آتا نہیں مجھ ناشکیبا کو ۲۹
۱۴ نگاہِ یار جسے آشنائے راز کرے ۳۱
۱۵ لایا ہے دل پہ کتنی خرابی ۳۳
۱۶ اور تو پاس مرے ہجر میں کیا رکھا ہے ۳۵
۱۷ ستم ہو جائے تمہیدِ کرم ایسا بھی ہوتا ہے ۳۷

http://muftbooks.blogspot.com/

۱۸	ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی	۳۹
۱۹	محبوبی و رنگینی میں جز وِ بدن تیری	۴۱
۲۰	توڑ کر عہدِ کرم نا آشنا ہو جایئے	۴۲
۲۱	رسمِ جفا کامیاب دیکھئے کب تک رہے	۴۶
۲۲	تجھ کو پاسِ وفا ذرا نہ ہُوا (حرفِ پہلی غزل)	۴۷
۲۳	تیرے عاشق جو گرفتارِ بلا ہوتے ہیں	۴۹
۲۴	حسنِ بے مہر کو پروائے تمنا کیا ہو	۵۰
۲۵	تاثیرِ برقِ حسن جو اُن کے سخن میں تھی	۵۱
۲۶	وہ عرضِ وصل پہ بگڑے حجاب کے بدلے	۵۲
۲۷	پیمانِ وفا نہ کر فراموش	۵۵
۲۸	سب ہیں تری انجمن میں بے ہوش	۵۶
۲۹	پردے سے اک جھلک جو وہ دکھلا کے رہ گئے	۵۷
۳۰	دلِ مایوس کو گرویدۂ گفتار کر لینا	۵۹
۳۱	گرفتارِ محبت ہُوں اسیرِ دامِ محنت ہوں	۶۰
۳۲	نشانۂ ستمِ بیحساب رہنے دے	۶۱
۳۳	بام پر آنے لگے وہ سامنا ہونے لگا	۶۳
۳۴	گھر کے آخر آج برسی ہے گھٹا برسات کی	۶۵
۳۵	بلاکشانِ غمِ انتظار ہم بھی ہیں	۶۷
۳۶	مستی کے پھر آ گئے زمانے	۶۸
۳۷	دامِ گیسو میں ترے اک دلِ ناشاد بھی ہے	۷۰
۳۸	زمانِ فصلِ گل آیا نسیمِ مشکبار آئی	۷۱
۳۹	دے گئی کام غمِ شوق کی تاثیر مجھے	۷۳
۴۰	دیکھنا بھی تو انہیں دُور سے دیکھا کرنا	۷۵

۴۱	چاہت مری چاہت ہی نہیں آپ کے نزدیک	۷۶
۴۲	جہاں جاؤ جہانِ عشق میں اک شور برپا ہے	۷۸
۴۳	پھر بھی ہے تم کو مسیحائی کا دعویٰ دیکھو	۷۹
۴۴	دیکھنے کو آئے ہیں کوٹھے پہ وہ کالی گھٹا	۸۲
۴۵	عشق میں جذب کیا اثر بھی نہیں	۸۳
۴۶	حالِ مجبوریِ دل کی نگراں ٹھہری ہے	۸۴
۴۷	سب سے شوخی ہے اک ہمیں سے حیا	۸۶
۴۸	آئی جو اُن کی یاد مرا دل ٹھہر گیا	۸۷
۴۹	یوں ہم سے چھٹے وہ یار افسوس	۸۹
۵۰	عاشق کو ہوئی فنائے خانی	۹۱
۵۱	جواب اُن سے ملنا دوبارہ نہ ہو گا	۹۳
۵۲	وہ دیکھئے جو بام پر آئے بہارِ صبح	۹۴
۵۳	ابروئے و نغمۂ صحنِ گلزار	۹۶
۵۴	لکھتے ہیں پھر کہ لکھتے نہیں ہم ہزار خط	۹۸
۵۵	چھپے گی تری دوست داری کہاں تک	۹۹
۵۶	عہدِ یک عمر فراغت سے بھی خوشتر گزرا	۱۰۱
۵۷	معطر پاکے بوئے حسن سے سارا بدن اپنا	۱۰۲
۵۸	عاشقوں سے ناروا ہے بے وفائی آپ کی	۱۰۳
۵۹	کہہ دیا خوب "ہمکو پیار نہ کر"	۱۰۵
۶۰	نامۂ یار کو سمجھو تو ہے کیسا کاغذ	۱۰۷
۶۱	گزارش کرتی ہیں رنگینیاں کب اپنے مضمون سے	۱۰۹
۶۲	کوچہ اس فتنۂ دوراں کا دکھا کر چھوڑا	۱۱۱
۶۳	کچھ خوف خدا کا ہے نہ ڈر خلقِ خدا کا	۱۱۲

http://muftbooks.blogspot.com/

۶۴ ہم حال انہیں یوں دل کا ستانے میں لگے ہیں ۱۱۴
۶۵ آشنا ہو کر نظر نا آشنا کرنے لگے ۱۱۵
۶۶ شکرِ الطاف نہیں، شکوہ بیداد نہیں ۱۱۶
۶۷ تجھ کو اے محوِ تغافل مری پروا ہی نہیں ۱۱۷
۶۸ گاہ یکسر لطف، گاہے سربسر بیداد ہیں ۱۱۸
۶۹ یہ جو آویزہ ترے کان میں ہے ۱۱۹
۷۰ کیا تم کو علاجِ دلِ شیدا نہیں آتا ۱۲۰
۷۱ بے تاب نظر آیا، بدنام نظر آیا ۱۲۲
۷۲ موسمِ گل ہیں وہ چلنا بادِ عشرت خیز کا ۱۲۳
۷۳ ملتے ہیں اس ادا سے کہ گویا خفا نہیں ۱۲۴
۷۴ فصلِ بہار آئی ہے، جوشِ گل چمن میں ۱۲۶
۷۵ زاہدوں میں ہوں نہ رندوں میں نہ میخواروں میں ہوں ۱۲۸
۷۶ میں ہوں اے زلفِ سیہ تیرے پریشانوں میں ۱۳۰
۷۷ مضطر ہے میری طبیعت کئی دن سے ۱۳۱
۷۸ بہت اے بے مروت بڑھتی جاتی ہے ۱۳۳
۷۹ غمِ ہجراں کا یارب کس زباں سے ماجرا کہیے ۱۳۵
۸۰ جھوم جھوم آنے لگا ابرِ بہاری دیکھیے ۱۳۷
۸۱ خود بجاں آیا ہوں جورِ خاطرِ غمناک سے ۱۳۹
۸۲ میں ہوں کیا میری محبت کی حقیقت کیا ہے ۱۴۱
۸۳ حسرتِ زار کو یارانِ وطن بھول گئے ۱۴۳

○

حُسنِ بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنّا کر دیا

بڑھ گئیں تم سے تو مل کر اور بھی بیتابیاں
ہم یہ سمجھے تھے کہ اب دل کو شکیبا کر دیا

پڑھ کے تیرا خط مرے دل کی عجب حالت ہوئی
اضطرابِ شوق نے اک حشر برپا کر دیا

ہم رہے یاں تک تری خدمت میں سرگرمِ نیاز
تجھ کو آخر آشنائے نازِ بیجا کر دیا

اب نہیں دل کو کسی صورت کسی پہلو قرار
اُس نگاہِ ناز نے کیا سحر ایسا کر دیا

عشق سے تیرے بڑھے کیا کیا دلوں کے مرتبے
مہر ذرّوں کو کیا قطروں کو دریا کر دیا

کیوں نہ ہوں تیری محبّت سے منوّر جان و دل
شمع جب روشن ہوئی گھر میں اُجالا کر دیا

تیری محفل سے اُٹھاتا غیر مجھ کو کیا مجال
دیکھتا تھا میں کہ تُو نے بھی اشارا کر دیا

سب غلط کہتے تھے لُطفِ یار کو وجہِ سکوں
دردِ دل اُس نے تو حسرت اور دُونا کر دیا

○

خوبرویوں سے یاریاں نہ گئیں
دل کی بے اختیاریاں نہ گئیں

عقل صبر آشنا سے کچھ نہ ہوا
شوق کی بیقراریاں نہ گئیں

دن کی صحرا نوردیاں نہ چھُٹیں
شب کی اختر شماریاں نہ گئیں

ہوش یاں سدِّ راہِ علم رہا
عقل کی ہرزہ کاریاں نہ گئیں

http://muftbooks.blogspot.com/

تھے جو ہم رنگِ ناز اُن کے ستم
دل کی اُمیدواریاں نہ گئیں

حُسن جب تک رہا نظارہ فروش
صبر کی شرمساریاں نہ گئیں

طرزِ مومن میں مرحبا حسرت
تیری رنگیں نگاریاں نہ گئیں

○

اضطرابِ عاشقی پھر کارفرما ہوگیا
صبر میرا ناشکیبائی سراپا ہوگیا

سادگی ہائے تمنا کے مزے جاتے رہے
ہوگئے مشتاق ہم اور وہ خود آرا ہوگیا

وائے ناکامی نہ سمجھا کون ہے پیشِ نظر
میں کہ حُسنِ یار کا محوِ تماشا ہوگیا

بعد مدت کے ملے تو شرم مجھ سے کس لئے
تم نئے کچھ ہوگئے یا میں نرالا ہوگیا

نوجوانی تھی کوئی شیدا نہ تھا میرے سوا
ایک حُسنِ کار کا وہ بھی زمانہ ہوگیا

http://muftbooks.blogspot.com/

شورشیں جاتی رہیں وہ آرزوئے وصل کی
رنجِ دوری مرہمِ زخمِ تمنّا ہو گیا

سحر وہ کیا تھا نگاہِ آشنائے یار میں
جو دلِ بیمار کے حق میں مسیحا ہو گیا

ضبط سے رازِ محبّت کا چھپانا تھا محال
شوق گر پنہاں ہوا غم آشکارا ہو گیا

ہے زبانِ لکھنؤ میں رنگِ دہلی کی نمود
تجھ سے حسرت نام روشن شاعری کا ہو گیا

○

یاد کر وہ دن کہ تیرا کوئی سودائی نہ تھا
باوجودِ حسن تو آگاہِ رعنائی نہ تھا

عشق روز افزوں پہ اپنے مجھ کو حیرانی نہ تھی
جلوۂ رنگیں پہ تجھ کو نازِ یکتائی نہ تھا

دید کے قابل تھی میرے عشق کی بھی سادگی
جبکہ تیرا حسن سرگرمِ خود آرائی نہ تھا

کیا ہوئے وہ دن کہ محوِ آرزو تھے حسن و عشق
ربط تھا دونوں میں گو ربطِ شناسائی نہ تھا

تو نے حسرت کی عیاں تہذیبِ رسمِ عاشقی
اس سے پہلے اعتبارِ شانِ رسوائی نہ تھا

http://muftbooks.blogspot.com/

○

عشق کی روحِ پاک کو تحفۂ غم سے شاد کر
اپنی جفا کو یاد کر، میری وفا کو یاد کر

جان کو محوِ غم بنا دل کو وفا نہاد کر
بندۂ عشق ہے تو یوں قطعِ رہِ مراد کر

غمزۂ دل فریب کو اور بھی جانفزا بنا
پیکرِ نازِ حسن پر رنگِ حیا زیاد کر

خرمیٔ دو روزہ کو عشرتِ جاوداں نہ جان
فکرِ معاش سے گزر حوصلۂ معاد کر

حق سے گر، بعذرِ مصلحت، وقت پہ جو کرے گریز
اُس کو نہ پیشوا سمجھ اُس پہ نہ اعتماد کر

خدمتِ اہلِ جور کو کر نہ قبول زینہار
فن و ہنر کے زور سے عیش کو خانہ زاد کر

○

اب تو اُٹھ سکتا نہیں آنکھوں سے بارِ انتظار
کس طرح کاٹے کوئی لیل و نہارِ انتظار

اُن کی اُلفت کا یقیں ہو اُن کے آنے کی اُمید
ہوں یہ دونوں صورتیں تب ہے بہارِ انتظار

جان و دل کا حال کیا کہیئے فراقِ یار میں
جان مجروحِ الم ہے، دل فگارِ انتظار

کیا ہوئیں آسانیاں وہ روزگارِ وصل کی
اب تو ہم ہیں اور رنجِ بے شمارِ انتظار

میری آہیں نارسا، میری دعائیں ناقبول
یا الٰہی کیا کروں میں شرمسارِ انتظار

صبر کی طاقت نہیں باقی دلِ مایوس میں
دیکھئے کیونکر بسر ہو روزگارِ انتظار

راہ تیری اس قدر دیکھی کہ اے غفلت شعار
میری آنکھیں بن گئیں سرمایہ دارِ انتظار

اُن کے خط کی آرزو ہے، اُن کی آمد کا خیال
کس قدر پھیلا ہوا ہے کاروبارِ انتظار

ہے دلِ مسرورِ حسرت اک طرب زارِ اُمید
پھونک ڈالے گر نہ اِس گلشن کو نارِ انتظار

○

چُپکے چُپکے رات دن آنسو بہانا یاد ہے
ہم کو اب تک عاشقی کا وہ زمانہ یاد ہے

باہزاراں اضطراب و صدہزاراں اشتیاق
تجھ سے وہ پہلے پہل دل کا لگانا یاد ہے

بار بار اُٹھنا اُسی جانب نگاہِ شوق کا
اور ترا غرفے سے وہ آنکھیں لڑانا یاد ہے

تجھ سے کچھ ملتے ہی وہ بیباک ہو جانا مرا
اور ترا دانتوں میں وہ اُنگلی دبانا یاد ہے

کھینچ لینا وہ مرا پردے کا کونا دفعتاً
اور دوپٹے سے ترا وہ منہ چھپانا یاد ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

جان کر سوتا تجھے وہ قصدِ پابوسی مرا
اور ترا ٹھکرا کے سر، وہ مسکرانا یاد ہے

تجھ کو جب تنہا کبھی پانا تو از راہِ لحاظ
حالِ دل باتوں ہی باتوں میں جتانا یاد ہے

غیر کی نظروں سے بچ کر سب کی مرضی کے خلاف
وہ ترا چوری چھپے راتوں کو آنا یاد ہے

آگیا گر وصل کی شب بھی کہیں ذکرِ فراق
وہ ترا رو رو کے مجھ کو بھی رُلانا یاد ہے

دوپہر کی دُھوپ میں میرے بُلانے کے لئے
وہ ترا کوٹھے پہ ننگے پاؤں آنا یاد ہے

آج تک نظروں میں ہے وہ صحبتِ راز و نیاز
اپنا جانا یاد ہے، تیرا بُلانا یاد ہے

میٹھی میٹھی چھیڑ کر باتیں نرالی پیار کی
ذکر دشمن کا وہ باتوں میں اُڑانا یاد ہے

دیکھنا مجھ کو جو برگشتہ تو سو سو ناز سے
جب منا لینا تو پھر خود رُوٹھ جانا یاد ہے

چوری چوری ہم سے تم آ کر ملے تھے جس جگہ
مدّتیں گزریں پر اب تک وہ ٹھکانا یاد ہے

شوق میں مہندی کے وہ بے دست و پا ہونا ترا
اور مرا وہ چھیڑنا وہ گدگدانا یاد ہے

باوجودِ ادّعائے اتّقا حسرت مجھے
آج تک عہدِ ہوس کا وہ فسانہ یاد ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

○

بکھرے رخِ روشن پہ جو ہیں گیسوئے شب رنگ
نکلا ہے ترے حسنِ دل آرا کا غضب رنگ

کیا کیجیے بیاں اس تنِ نازک کی حقیقت
خوشبو میں ہے گل بو تو لطافت میں ہے سب رنگ

سب سیکھ لیے غیر سے افسونِ شرارت
باقی وہ کہاں سادگیٔ یار کا اب رنگ

اک چشمۂ حسرت ہے کہ آنکھوں سے ہے جاری
عشاق کا ہے صدمۂ ہجراں سے عجب رنگ

پوچھو نہ شبِ وصل کی لذت کہ ابھی تک
بدلا ہے رخِ شوق کا ازروئے طرب رنگ

دل خون ہوئے جاتے ہیں اربابِ نظر کے
رکھتی ہے قیامت کا تری سرخیٔ لب رنگ

حسرت تری اس پختہ کلامی کی ہے کیا بات
پایا ہے کسی اور سخنور نے یہ کب رنگ

http://muftbooks.blogspot.com/

○

محروم طرب ہے دلِ دلگیر ابھی تک
باقی ہے ترے عشق کی تاثیر ابھی تک

وصل اُس بُتِ بدخو کا میسّر نہیں ہوتا
وابستۂ تقدیر ہے تدبیر ابھی تک

اک بار سُنی تھی سو مرے دل میں ہے موجود
اے جانِ تمنّا تری تقریر ابھی تک

سیکھی تھی جو آغازِ محبّت میں قلم نے
باقی ہے وہ رنگینیٔ تحریر ابھی تک

اس درجہ نہ بیتاب ہو اے شوقِ شہادت
ہے میان میں اُس شوخ کی شمشیر ابھی تک

کہنے کو تو مَیں بھول گیا ہوں مگر اے یار
ہے خانۂ دل میں تری تصویر ابھی تک

بھولی نہیں دل کو تری دُزدیدہ نگاہی
پہلو میں ہے کچھ کچھ خلشِ تیر ابھی تک

تھے حق پہ وہ بیشک کہ نہ ہوتے تو نہ ہوتا
دُنیا میں بپا ماتمِ شبّیرؑ ابھی تک

گزرے بہت استاد مگر رنگِ اثر میں
بے مثل ہے حسرتؔ سخنِ میرؔ ابھی تک

http://muftbooks.blogspot.com/

○

بُھلاتا لاکھ ہوں لیکن برابر یاد آتے ہیں
الٰہی ترکِ اُلفت پر وہ کیونکر یاد آتے ہیں

نہ چھیڑ اے ہمنشیں کیفیتِ صہبا کے افسانے
شرابِ بیخودی کے مجھ کو ساغر یاد آتے ہیں

رہا کرتے ہیں قیدِ ہوش میں اے وائے ناکامی
وہ دشتِ خود فراموشی کے چکّر یاد آتے ہیں

نہیں آتی تو یاد اُن کی مہینوں تک نہیں آتی
مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں

حقیقت کھُل گئی حسرتؔ ترے ترکِ محبت کی
تجھے تو اب وہ پہلے سے بھی بڑھ کر یاد آتے ہیں

○

روشن جمالِ یار سے ہے انجمن تمام
دہکا ہُوا ہے آتشِ گُل سے چمن تمام

حیرت غرورِ حُسن سے شوخی سے اضطراب
دل نے بھی تیرے سیکھ لئے ہیں چلن تمام

اللہ رے جسمِ یار کی خوبی کہ خود بخود
رنگینیوں میں ڈوب گیا پیرہن تمام

دل خون ہو چکا ہے جگر ہو چکا ہے خاک
باقی ہوں مَیں مجھے بھی کر اے تیغ زن تمام

دیکھو تو چشمِ یار کی جادُو نگاہیاں
بیہوش اک نظر میں ہوئی انجمن تمام

http://muftbooks.blogspot.com/

ہے نارِ حُسن سے جو فروزاں جبینِ یار
لبریزِ آبِ نور ہے چاہِ ذقن تمام

نشو و نمائے سبزہ و گُل کے بہاریں
شادابیوں نے گھیر لیا ہے چمن تمام

اُس نازنیں نے جب سے کیا ہے وہاں قیام
گلزار بن گئی ہے زمینِ دکن تمام

شیرینیٔ نسیم ہے سوز و گدازِ میرؔ
حسرتؔ ترے سخن پہ ہے لطفِ سخن تمام

○

عشق میں جان سے گزر جائیں
اب یہی جی میں ہے کہ مر جائیں

جامہ زیبی نہ پُوچھیے اُن کی
جو بگڑنے میں بھی سنور جائیں

اُن کو مدِّ نظر ہُوا پردا
اہلِ شوق اب کہو کدھر جائیں

شب وہی شب ہے دن وہی دن ہیں
جو تری یاد میں گزر جائیں

http://muftbooks.blogspot.com/

دوش تک بھی بلائے جاں ہیں وہ بال
جانے کیا ہوں جو تا کمر جائیں

شعر دراصل ہیں وہی حسرتؔ
سنتے ہی دل میں جو اُتر جائیں

○

کسی عنوان صبر آتا نہیں مجھ ناشکیبا کو
الٰہی کیا کروں اس خاطرِ محوِ تمنا کو

نہ تھی واقف جو میرے اشتیاقِ بے نہایت سے
نگاہیں ڈھونڈتی ہیں اس نگاہِ بے محابا کو

وہ خوابِ ناز میں تھے اور نہ تھے، اے شوقِ پابوسی
نہ سمجھی پستیٔ ہمت تری اس لطفِ ایما کو

تمہیں بھی یاد ہوگا وہ زمانہ عیشِ ماضی کا
تمنا چاہتی ہے پھر اسی لطفِ شناسا کو

بھر آئے اشک دورِ افتادگانِ بزمِ ساقی کے
مئے رنگیں سے خالی دیکھ کر آغوشِ مینا کو

http://muftbooks.blogspot.com/

نگاہِ شوق میں چمکا دیا ہے اور بھی ظالم
ترے ظلمِ نمایاں نے ترے حُسنِ خود آرا کو

عیاں سب حال ہو جاتا ہماری بیقراری کا
وہ خود بھی دیکھ سکتے کاش اپنے نازِ یکتا کو

چُھپائے سے کہیں آثار چُھپتے ہیں محبت کے
نہ دو الزام میرے اضطرابِ آشکارا کو

گزاری عمر شغلِ عاشقی میں مرحبا حسرت
نہ پاس آنے دیا غم ہائے بے پایانِ دنیا کو

○

نگاہِ یار جسے آشنائے راز کرے
وہ اپنی خوبیٔ قسمت پہ کیوں نہ ناز کرے

دلوں کو فکرِ دو عالم سے کر دیا آزاد
ترے جنوں کا خدا سلسلہ دراز کرے

خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

ترے ستم سے مَیں خوش ہوں کہ غالباً یوں بھی
مجھے وہ شاملِ اربابِ امتیاز کرے

http://muftbooks.blogspot.com/

غمِ جہاں سے جسے ہو فراغ کی خواہش
وہ ان کے دردِ محبت سے ساز باز کرے

اُمیدوار ہیں ہر سمت عاشقوں کے گروہ
تری نگاہ کو اللہ دلنواز کرے

ترے کرم کا سزاوار تو نہیں حسرت
اب آگے تیری خوشی ہے جو سرفراز کرے

لایا ہے دل پر کتنی خرابی
اے یار تیرا حُسنِ شرابی

پیراہن اُس کا سادہ و رنگیں
یا عکسِ مے سے شیشہ گلابی

عشرت کی شب کا وہ دورِ آخر
نورِ سحر کی وہ لاجوابی

پھرتی ہے اب تک دل کی نظر میں
کیفیت اُن کی وہ نیم خوابی

اس نازنیں نے باوصفِ عصمت
کی وصل کی شب وہ بے حجابی

http://muftbooks.blogspot.com/

شوق اپنی بھولا گستاخ دستی
دل ساری شوخی حاضر جوابی

وہ روئے زیبا ہے جانِ خوبی
ہیں وصف جس کے سارے کتابی

اس قیدِ غم پر قربان حسرت
عالی جنابی ، گردوں رکابی

○

اور تو پاس مرے ہجر میں کیا رکھا ہے
اک ترے درد کو پہلو میں چھپا رکھا ہے

دل سے اربابِ وفا کا ہے بھلانا مشکل
ہم نے یہ اُن کے تغافل کو سنا رکھا ہے

تم نے بال اپنے جو پھولوں میں بسا رکھے ہیں
شوق کو اور بھی دیوانہ بنا رکھا ہے

سخت بیدرد ہے تاثیرِ محبت کہ انہیں
بسترِ ناز پہ سوتے سے جگا رکھا ہے

آہ وہ یاد کہ اُس یاد کو ہو کر مجبور
دلِ مایوس نے مدت سے بھلا رکھا ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

کیا تامّل ہے مرے قتل میں اے بازوئے یار
ایک ہی وار میں سر تن سے جُدا رکھا ہے

حُسن کو جَور سے بیگانہ نہ سمجھو، کہ اُسے
یہ سبق عشق نے پہلے ہی پڑھا رکھا ہے

تیری نسبت سے ستمگر ترے مایُوسوں نے
داغِ حرماں کو بھی سینے سے لگا رکھا ہے

کہتے ہیں اہلِ جہاں دردِ محبّت جس کو
نام اُسی کا دلِ مضطر نے دَوا رکھا ہے

نگہِ یار سے پیکانِ قضا کا مشتاق
دلِ مجبور نشانے پہ کھلا رکھا ہے

اُس کا انجام بھی کچھ سوچ لیا ہے حسرت
تُو نے ربط اُن سے جو اس درجہ بڑھا رکھا ہے

○

ستم ہو جائے تمہیدِ کرم ایسا بھی ہوتا ہے
محبّت میں بتا اے ضبطِ غم ایسا بھی ہوتا ہے

بھلا دیتی ہیں سب رنج و الم حیرانیاں میری
تری تمکینِ بیحد کی قسم ایسا بھی ہوتا ہے

جفائے یار کے شکوے نہ کر اے رنجِ ناکامی
اُمید و یاس دونوں ہوں بہم ایسا بھی ہوتا ہے

مرے پاسِ وفا کی بدگمانی ہے بجا تم سے
کہیں بے وجہ اظہارِ کرم ایسا بھی ہوتا ہے

تری دلداریوں سے صورتِ بیگانگی نکلی
خوشی ایسی بھی ہوتی ہے الم ایسا بھی ہوتا ہے

وقارِ صبر کھویا گریہ ہائے بیقراری نے
کہیں اے اعتبارِ چشمِ نم ایسا بھی ہوتا ہے

بہ دعوائے وفا کیوں شکوہ سنجِ جور ہے حسرت
دیارِ شوق میں اے محوِ غم ایسا بھی ہوتا ہے

○

ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی

جو چاہو سزا دے لو تم اور بھی کھل کھیلو
پر ہم سے قسم لے لو کی ہو جو شکایت بھی

دشوار ہے رندوں پر انکارِ کرم یکسر
اے ساقیِ جاں پرور کچھ لطف و عنایت بھی

دل بسکہ ہے دیوانہ اس حسنِ گلابی کا
رنگیں ہے اسی رو سے شاید غمِ فرقت بھی

خود عشق کی گستاخی سب تجھ کو سکھا لے گی
اے حسنِ حیا پرور شوخی بھی شرارت بھی

برسات کے آتے ہی توبہ نہ رہی باقی
بادل جو نظر آئے بدلی مری نیّت بھی

عشاق کے دل نازک اس شوخ کی خُو نازک
نازک اسی نسبت سے ہے کارِ محبّت بھی

ہیں شاد و صفی شاعر یا شوق و وفا حسرت
پھر ضامن و محشر ہیں اقبال بھی وحشت بھی

محبوبی و رنگینی ہیں حُسن و بدن تیری
سرشارِ محبّت ہے خوشبوئے دہن تیری

مجبورِ وفا کر کے محروم کرم کرنا
بھولیں گی نہ یہ باتیں اے عہد شکن تیری

باطن میں وہ بے مہری ظاہر میں یہ دلجوئی
ہم خوب سمجھتے ہیں ترکیبِ سخن تیری

غارت گرِ تمکیں ہے آشوبِ دل و دیں ہے
یہ طرزِ نگہ تیرا یہ وضع حسن تیری

جو ہم سے چھپائی تھیں، ہم کو نہ بتائی تھیں
روشن ہیں وہ سب ہم پر باتیں من و عن تیری

اب رونے سے کیا ہوگا پروانہ ہے بے پروا
برباد ہے سب محنت اے شمع لگن تیری

تنہائیٔ غربت سے مغموم نہ ہو حسرت
کب تک نہ خبر لیں گے یارانِ وطن تیری

http://muftbooks.blogspot.com/

○

توڑ کر عہدِ کرم ناآشنا ہو جائیے
بندہ پرور جائیے اچھا خفا ہو جائیے

میرے عذرِ جرم پر مطلق نہ کیجے التفات
بلکہ پہلے سے بھی بڑھ کر کج ادا ہو جائیے

راہ میں ملیے کبھی مجھ سے تو ازراہِ ستم
ہونٹ اپنا کاٹ کر فوراً جدا ہو جائیے

گر نگاہِ شوق کو محوِ تماشا دیکھیے
قہر کی نظروں سے مصروفِ سزا ہو جائیے

میری تحریرِ ندامت کا نہ دیجے کچھ جواب
دیکھ لیجے اور تغافل آشنا ہو جائیے

http://muftbooks.blogspot.com/

مجھ سے تنہائی میں گر ملیئے تو دیجے گالیاں
اور بزمِ غیر میں جانِ حیا ہو جائیے

ہاں یہی میری وفائے بے اثر کی ہے سزا
آپ کچھ اس سے بھی بڑھ کر پُر جفا ہو جائیے

جی میں آتا ہے کہ اُس شوخِ تغافل کیش سے
اب نہ ملیئے پھر کبھی اور بے وفا ہو جائیے

دل سے یادِ روزگارِ عاشقی دیجے نکال
آرزوئے شوق سے ناآشنا ہو جائیے

کاوشِ دردِ جگر کی لذّتوں کو بھول کر
مائلِ آرام و مشتاقِ شفا ہو جائیے

ایک بھی ارماں نہ رہ جائے دلِ مایوس میں
یعنی آخر بے نیازِ مدّعا ہو جائیے

بھول کر بھی اس ستم پرور کی پھر آئے نہ یاد
اس قدر بیگانۂ عہدِ وفا ہو جائیے

ہائے رے بے اختیاری، یہ تو سب کچھ ہو مگر
اس سراپا ناز سے کیونکر خفا ہو جائیے

چاہتا ہے مجھ کو تُو بھولے نہ بھولوں میں تجھے
تیرے اس طرزِ تغافل کے فدا ہو جائیے

کشمکش ہائے الم سے اب یہ حسرت جی میں ہے
چھُٹ کے اِن جھگڑوں سے مہمانِ قضا ہو جائیے

http://muftbooks.blogspot.com/

رسمِ جفا کامیاب دیکھئے کب تک رہے
حُبِّ وطن مستِ خواب دیکھئے کب تک رہے

تا بہ کُجا ہوں دراز سلسلہ ہائے فریب
ضبط کی لوگوں میں تاب دیکھئے کب تک رہے

پردۂ اصلاح میں کوششِ تخریب کا
خلقِ خدا پر عذاب دیکھئے کب تک رہے

نام سے قانون کے ہوتے ہیں کیا کیا ستم
جبر بزیرِ نقاب دیکھئے کب تک رہے

ہے تو کچھ اُکھڑا ہوا بزمِ حریفاں کا رنگ
اب یہ شراب و کباب دیکھئے کب تک رہے

حسرتِ آزاد پر جورِ غلامانِ وقت
از رہِ بغض و عتاب دیکھئے کب تک رہے

تجھ کو پاسِ وفا ذرا نہ ہوا
ہم سے پھر بھی ترا گلہ نہ ہوا

ایسے بگڑے کہ پھر جفا بھی نہ کی
دشمنی کا بھی حق ادا نہ ہوا

جانِ عاشق نثارِ دوست ہوئی
شادیٔ مرگ کا بہانہ ہوا

کٹ گئی احتیاطِ عشق میں عمر
ہم سے اظہارِ مدّعا نہ ہوا

حُسن کی شان سادگی سے بڑھی
طرۂ زلف گرد و تا نہ ہوا

کچھ عجب چیز ہے وہ چشمِ سیہ
تیر جس کا کبھی خطا نہ ہوا

http://muftbooks.blogspot.com/

رو برو اُن کے کچھ نہیں معلوم
کیا ہوا بیخودی میں کیا نہ ہوا

خم کے خم غیر لے گئے ساقی
ہم کو اک جام بھی عطا نہ ہوا

مر مٹے ہم تو مٹ گئے سب رنج
یہ بھی اچھا ہوا بُرا نہ ہوا

جب تلک میرے دل میں جان رہی
درد مایوس مرحبا نہ ہوا

مل گئی مجھ کو صبرِ عشق کی داد
وہ جو شرمندۂ جفا نہ ہوا

فارغ رنجِ عشق تھا حسرت
عیشِ دنیا سے آشنا نہ ہوا

○

تیرے عاشق جو گرفتارِ بلا ہوتے ہیں
قیدِ افکار سے فی الجملہ رہا ہوتے ہیں

اب جو بگڑے تو خوشامد نہ کریں گے ہم بھی
کہ منانے سے وہ کچھ اور خفا ہوتے ہیں

بے کہے حُسن سے کہہ جائیں گے ہم شوق کی بات
کچھ یونہی خوب مطالب یہ ادا ہوتے ہیں

گر یہی آپ کی مرضی ہے تو خوش ہیں ہم بھی
لیجئے آج سے بے خوفِ سزا ہوتے ہیں

دل سے مجبور نہ ہوتا تو نہ آتا حسرت
آپ اس بات پہ ناحق کو خفا ہوتے ہیں

http://muftbooks.blogspot.com/

○

حُسنِ بے مہر کو پروائے تمنّا کیا ہو
جب ہو ایسا تو علاجِ دلِ شیدا کیا ہو

کثرتِ حُسن کی یہ شان نہ دیکھی نہ سُنی
برق لرزاں ہے کوئی گرمِ تماشا کیا ہو

بے مثالی کے ہیں یہ رنگ جو با وصفِ حجاب
بے نقابی پہ ترا جلوۂ یکتا کیا ہو

دیکھیں ہم بھی جو ترے حُسنِ دل آرا کی بہار
اس میں نقصان ترا اے گُلِ رعنا کیا ہو

دلفریبی ہے تری باعثِ صد جوش و خروش
حال یہ ہو تو دلِ زار شکیبا کیا ہو

رات دن رہنے لگی اس ستم ایجاد کی یاد
حسرت اب دیکھیے انجام ہمارا کیا ہو

○

تاثیرِ برقِ حُسن جو اُن کے سخن میں تھی
اک لرزشِ خفی مرے سارے بدن میں تھی

واں سے نکل کے پھر نہ فراغت ہوئی نصیب
آسودگی کی جان تری انجمن میں تھی

اک رنگِ التفات بھی اُس بے رخی میں تھا
اک سادگی بھی اُس نگہِ سحر فن میں تھی

محتاجِ بُوئے عطر نہ تھا جسمِ خوبِ یار
خوشبوئے دلبری تھی جو اُس پیرہن میں تھی

کچھ دل ہی بجھ گیا ہے مرا ورنہ آج کل
کیفیتِ بہار کی شدّت چمن میں تھی

http://muftbooks.blogspot.com/

معلوم ہو گئی مرے دل کو ز راہِ شوق
وہ بات پیار کی جو ہنوز اس دہن میں تھی

غربت کی صبح میں بھی نہیں ہے وہ روشنی
جو روشنی کہ شامِ سوادِ وطن میں تھی

عیشِ گدازِ دل بھی غمِ عاشقی میں تھا
اک راحتِ لطیف بھی ضمنِ محن میں تھی

اچھا ہوا کہ خاطرِ حسرت سے مٹ گئی
ہیبت سی اک جو خطرۂ دار و رسن میں تھی

○

وہ عرضِ وصل پہ بگڑے حجاب کے بدلے
نگاہِ ناز نے پہلو عتاب کے بدلے

اگر ہوا بھی تو اُلٹا اثر دعا میں ہوا
سکونِ یاس ملا اضطراب کے بدلے

خدا کی شان فقیروں کی یاد آئی تمہیں
کرم کیا ستمِ اجتناب کے بدلے

شبِ وصال شبِ ماہ گر نہیں تو نہ ہو
اک آفتاب جو ہے ماہتاب کے بدلے

http://muftbooks.blogspot.com/

وہ بے نقاب ہوئے بھی تو کیا ہُوا کہ رہے
ہجومِ حُسن کے پردے نقاب کے بدلے

بلائے جاں ہیں شہیدوں کو تیرے حُور و قصور
یہ کیا عذاب مِلا ہے ثواب کے بدلے

فریب سب ہیں یہ آغازِ عشق کے حسرت
وہ لیں گے اس کرمِ بے حساب کے بدلے

○

پیمانِ وفا نہ کر فراموش
اے حسرتِ بیقرار خاموش

دیوانۂ حُسنِ پاک داماں
ہے پردۂ دل میں عشق رُوپوش

اس عشوۂ نازنیں کے جلوے
ہیں دشمنِ عقلِ مصلحت کوش

پوشیدہ سکونِ یاس میں ہے
اک محشرِ اضطراب خاموش

آزاد ہیں قید میں بھی حسرت
ہم دل شدگانِ خود فراموش

http://muftbooks.blogspot.com/

سب ہیں تری انجمن میں بیہوش
نظارۂ حسن کا کسے ہوش

بیہوش کیا ہے سب کو تُو نے
اب جس کو خدائے ہوش دے ہوش

ہو جاؤ نثارِ حیرتِ عشق
اے دانش و اے قرار و اے ہوش

تم آئے کہ ختم ہو گئے ہم
باقی تھے مگر اسی لئے ہوش

ہم عرصۂ حشر میں بھی حسرت
پہچان گئے انہیں نہ ہے ہوش

پردے سے اک جھلک جو وہ دکھلا کے رہ گئے
مشتاقِ دید اور بھی للچا کے رہ گئے

آئینے میں وہ دیکھ رہے تھے بہارِ حسن
آیا مرا خیال تو شرما کے رہ گئے

جب عاشقوں سے صدمۂ ہجراں نہ اُٹھ سکا
آخر کو ایک روز وہ سم کھا کے رہ گئے

جب وہ چُھٹا تو کچھ نہ رہا دل میں، اک مگر
داغِ فراق اُس گُلِ رعنا کے رہ گئے

ملنے کی اُن سے ایک بھی صورت نہ بن پڑی
سارے مسوّدے دلِ دانا کے رہ گئے

ٹوکا جو بزمِ غیر سے آتے ہوئے اُنہیں
کہتے بنا نہ کچھ وہ قسم کھا کے رہ گئے

http://muftbooks.blogspot.com/

بیباک تھا زبسکہ مرا اضطرابِ شوق
شرما کے وہ کبھی، کبھی جھنجھلا کے رہ گئے

دل کی لگی بجھا بھی وہ سکتے تو بات تھی
یہ کیا ہوا کہ آگ ہی بھڑکا کے رہ گئے

آئے بھی وہ چلے بھی گئے وہ مثالِ برق
دل ہی میں حوصلے دلِ شیدا کے رہ گئے

کیا دل میں آگئی جو زراہِ کمالِ رحم
دعویٰ وہ میرے قتل کا فرما کے رہ گئے

پہلے تو خون میرا بہایا خوشی خوشی
پھر کیا وہ خود ہی سوچ کے، پچھتا کے رہ گئے

دعوائے عاشقی ہے تو حسرت کرو نباہ
یہ کیا کہ ابتدا ہی میں گھبرا کے رہ گئے

○

دلِ مایوس کو گرویدۂ گفتار کر لینا
وہ ان کا پردۂ انکار میں اقرار کر لینا

سکونِ یاس بھی ممکن نہیں اب ہم غریبوں کو
قیامت ہے کسی کا وعدۂ دیدار کر لینا

کہیں آؤ جو آنا ہے کہ ہو لیں شاد کچھ ہم بھی
ہمارے بعد پاسِ خاطرِ اغیار کر لینا

تم سے وہ نہ باز آئے تو ہم پر بھی ہوا لازم
دلِ مجبور کو خوگردۂ آزار کر لینا

وہ دن اب یاد آتے ہیں بہارِ خونفشانی کے
وہ میرا جیب کو، دامن کو بھی گلنار کر لینا

یہ کیا ایذا پسندی ہے کہ حسرت عشقِ جاناں میں
تجھے ہر عقدۂ آساں کو بھی دشوار کر لینا

http://muftbooks.blogspot.com/

○

گرفتارِ محبّت ہوں اسیرِ دامِ محنت ہوں
میں رُسوائے جہانِ آرزو ہوں یعنی حسرت ہوں

عجب انداز ہے میرے مزاجِ لااُبالی کا
نہ ممنونِ تمنّا ہوں نہ مشتاقِ مسرّت ہوں

مری بیتابیوں کا قول ہے، ہم جانِ تمکیں ہیں
مری افتادگی کہتی ہے تاجِ فرقِ عزّت ہوں

مرا شوقِ سخن پروردۂ آغوشِ حرماں ہے
میں خود شیدائے غم ہوں رفتۂ دردِ محبّت ہوں

نہیں ہے قدرداں کوئی تو میں ہوں قدرداں اپنا
تکلّف برطرف بیگانۂ رسمِ شکایت ہوں

کمالِ خاکساری پر یہ بے پروائیاں حسرت
میں اپنی داد خود دے لوں کہ میں بھی کیا قیامت ہوں

○

نشانۂ ستم بے حساب رہنے دے
خراب حالِ وفا کو خراب رہنے دے

شتاب کارِ محبّت ہوں میں، نہیں معلوم
کہ چین سے اُنہیں کب تک حجاب رہنے دے

ہزار عشق تری چشمِ نیم وا پہ نثار
نہ ڈال مجھ پہ یہ افسونِ خواب رہنے دے

زمانِ شیب میں اے یارِ ہمنشیں مجھ سے
بیانِ قصّۂ عہدِ شباب رہنے دے

http://muftbooks.blogspot.com/

تُو اپنی سادگیٔ حُسن آئینے میں نہ دیکھ
یونہی ہے خوب اِسے لاجواب رہنے دے

تجھے یہ کس نے سکھائی فریبِ حُسن کی بات
کہ اہلِ شوق کو ناکامیاب رہنے دے

میں چاہتا تو بہت ہوں کہ چُپ رہوں حسرتؔ
پہ جب یہ خاطرِ بے صبر و تاب رہنے دے

○

بام پر آنے لگے وہ سامنا ہونے لگا
اب تو اظہارِ محبّت برملا ہونے لگا

عشق سے پھر خطرۂ ترکِ وفا ہونے لگا
پھر فریبِ حُسن سرگرمِ ادا ہونے لگا

کیا کہا میں نے جو ناحق تم خفا ہونے لگے
کچھ سُنا بھی یا کہ یونہیں فیصلہ ہونے لگا

اب غریبوں پر بھی ساقی کی نظر پڑنے لگی
بادۂ پس خوردہ ہم کو بھی عطا ہونے لگا

میری رُسوائی سے شکوہ ہے یہ اُن کے حُسن کو
اب جسے دیکھو وہ میرا مبتلا ہونے لگا

یاد پھر اُس بے وفا کی ہر گھڑی رہنے لگی
پھر اُسی کا تذکرہ صبح و مسا ہونے لگا

کچھ نہ پوچھو حال کیا تھا خاطرِ بیتاب کا
اُن سے جب مجبور ہو کر میں جدا ہونے لگا

شوق کی بیتابیاں حد سے گزر جانے لگیں
وصل کی شب وا جو وہ بندِ قبا ہونے لگا

کثرتِ اُمید بھی عیش آفریں ہونے لگی
انتظارِ یار بھی راحت فزا ہونے لگا

غیر سے مل کر اُنہیں ناحق ہوا میرا خیال
مجھ سے کیا مطلب بھلا میں کیوں خفا ہونے لگا

قیدِ غم سے تیرے، جاں آزاد کیوں ہونے لگی
دامِ گیسو سے ترے، دل کیوں رہا ہونے لگا

کیا ہوا حسرت وہ تیرا ادعائے ضبطِ غم
دو ہی دن میں رنجِ فرقت کا گلہ ہونے لگا

○

گِھر کے آخر آج برسی ہے گھٹا برسات کی
میکدوں میں کب سے ہوتی تھی دعا برسات کی

موجبِ سُور و سرور و باعثِ عیش و نشاط
تازگی بخشِ دل و جاں ہے ہوا برسات کی

شام سرما دلربا تھی، صبحِ گرما خوشنما
دلربا تر، خوشنما تر ہے فضا برسات کی

گرمی و سردی کے مٹ جاتے ہیں سب جس سے مرض
لال لال اک ایسی نکلی ہے دوا برسات کی

http://muftbooks.blogspot.com/

سُرخ پوشش پر ہے زرد و سبز بوٹوں کی بہار
کیوں نہ ہوں رنگینیاں تجھ پر فدا برسات کی

دیکھنے والے ہوئے جاتے ہیں پامالِ ہوس
دیکھ کر چھب تیری اے رنگیں ادا برسات کی

لازم و ملزوم ہیں ، ابرِ تر و دامانِ تر
درخورِ رحمت ہے حسرت یہ خطا برسات کی

○

بلاکشانِ غمِ انتظار ہم بھی ہیں
خرابِ گردشِ لیل و نہار ہم بھی ہیں

فلکِ وقار و ملکِ اقتدار ہم بھی ہیں
یہ فخر ہے کہ ترے خاکسار ہم بھی ہیں

دلِ ہوس جو نشانہ تری نظر کا ہوا
تو روحِ شوق پکاری ، شکار ہم بھی ہیں

اُسی سے چھپتے ہیں ، ہوتی ہے جس پہ اُن کی نظر
اگر یہی ہے تو امیدوار ہم بھی ہیں

نگاہِ یار سے اظہارِ التفات ہوا
تو حالِ دل نے کہا آشکار ہم بھی ہیں

شکایت اُن کی نہ چاہو یہی کہو حسرت
نشانۂ ستمِ روزگار ہم بھی ہیں

http://muftbooks.blogspot.com/

○

مستی کے پھر آ گئے زمانے
آباد ہوئے شراب خانے

ہر پھول چمن میں زر بکف ہے
بانٹے ہیں بہار نے خزانے

سرسبز ہوا نہالِ غم بھی
پیدا وہ اثر کیا ہوا نے

رندوں نے پچھاڑ کر پلا دی
واعظ کے نہ چل سکے بہانے

ایسا تو ہوا کہ ہیں وہ نادم
اتنا تو کیا مری وفا نے

دل زخمیٔ غم ہوا جگر بھی
اک تیر سے دو اڑے نشانے

بیگانۂ مے کیا ہے مجھ کو
ساقی کی نگاہِ آشنا نے

مسکن ہے قفس میں بلبلوں کا
ویران پڑے ہیں آشیانے

اب دل ہے نہ عاشقی کے چرچے
سب خواب وہ ہو گئے فسانے

ناحق انہیں کر دیا ہے برہم
بیتابیٔ شوق برملا نے

اب کاہے کو آئیں گے وہ حسرت
آغازِ جنوں کے پھر زمانے

http://muftbooks.blogspot.com/

دامِ گیسو میں ترے اک دلِ ناشاد بھی ہے
اے مرے بھولنے والے تجھے کچھ یاد بھی ہے

غمِ دنیا سے ہے فارغ دلِ وابستۂ عشق
ایک ہی وقت میں یہ قید بھی آزاد بھی ہے

کیسے کہہ دوں اُسے بیگانۂ اُلفت کہ وہ شوخ
ظلم کرتا ہے مگر مانعِ فریاد بھی ہے

کوئے جاناں کی نہ مرغوب ہو کیوں دل کو ہوا
آخر اُس زلف کی نکہت کہیں برباد بھی ہے

کچھ مرے دل ہی سے مخصوص نہیں لذتِ غم
خوش اسی حال میں جوہر بھی ہے آزاد بھی ہے

لُطفِ ظاہر پہ کہیں اُس کے نہ جانا حسرت
کہ وہ عیّارِ جفا جُو ستم ایجاد بھی ہے

زمانِ فصلِ گُل آیا، نسیمِ مشکبار آئی
دلوں کو مژدہ ہو پھر جوشِ مستی کی بہار آئی

پھلا پھولا رہے گلزار یارب حُسنِ خوباں کا
مجھے اس باغ کے ہر پھول سے خوشبوئے یار آئی

سرِ پُرشور بھی اک بار تھا جس کو مری گردن
ترے کُوچے میں آج اے فتنۂ دوراں اُتار آئی

تری محفل سے ہم آئے مگر باحالِ زار آئے
تماشا کامیاب آیا تمنّا بیقرار آئی

http://muftbooks.blogspot.com/

جو اُن کے حُسن سے بھی بڑھ گئی ہے بیقراری میں
تڑپ ایسی کہاں سے عشق میں پروردگار آئی

یہ کیا اندھیر ہے، اے دشمنِ اہلِ وفا تجھ سے
ہوس نے کامِ جاں پایا محبّت شرمسار آئی

بجا ہیں کوششیں ترکِ محبّت کی مگر حسرت
جو پھر بھی دل نوازی پر وہ چشمِ سحر کار آئی

○

دے گئی کام غمِ شوق کی تاثیر مجھے
مہرباں مجھ پہ ہوئے پا کے وہ دلگیر مجھے

خانۂ جاں میں رہے سب کی نظر سے پنہاں
کہیں مل جائے اگر آپ کی تصویر مجھے

اک نگاہِ ہوس انگیز کا ملزم ہوں ضرور
اس کی منظور ہے جو دیجئے تعزیر مجھے

حُسن و خواہش کی رعایت سے ملی ہے کیا خوب
طبعِ مسرور تجھے خاطرِ دلگیر مجھے

http://muftbooks.blogspot.com/

جُرم تو پہلے بتا دیجئے تقصیر معاف
یا یونہیں آپ کئے جائیں گے زنجیر مجھے

کاٹ لوں اپنا گلا آپ کہ جھگڑا ہو تمام
کاش مل جائے کہیں آپ کی شمشیر مجھے

دیکھ رہتی ہیں اُسے شوق کی آنکھیں ہر دم
اک ملی تھی جو کبھی آپ کی تحریر مجھے

خوب ہے فیصلۂ عشق مبارک حسرتؔ
نغمۂ عیش انہیں نالۂ شب گیر مجھے

○

دیکھنا بھی تو اُنہیں دُور سے دیکھا کرنا
شیوۂ عشق نہیں حُسن کو رُسوا کرنا

اک نظر بھی تری کافی تھی پئے راحتِ جاں
کچھ بھی دشوار نہ تھا مجھ کو شکیبا کرنا

اُن کو یاں وعدے پہ آ لینے دے اے ابرِ بہار
جس قدر چاہنا پھر بعد میں برسا کرنا

شام ہو یا کہ سحر، یاد اُنہیں کی رکھنی
دن ہو یا رات، ہمیں ذکر اُنہیں کا کرنا

صوم زاہد کو مبارک رہے عابد کو صلوٰۃ
عاصیوں کو تری رحمت پہ بھروسا کرنا

کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا ہے حسرتؔ
اُن سے مل کر بھی نہ اظہارِ تمنّا کرنا

○

چاہت مری چاہت ہی نہیں آپ کے نزدیک
کچھ میری حقیقت ہی نہیں آپ کے نزدیک

کس درجہ تغافل ہے مرے حال سے گویا
یہ کوئی مصیبت ہی نہیں آپ کے نزدیک

وہ بات بھی ممکن ہے جو دلدار ہو دلبر
جس کی کوئی صورت ہی نہیں آپ کے نزدیک

کچھ قدر تو کرتے مرے اظہارِ وفا کی
شاید یہ محبت ہی نہیں آپ کے نزدیک

معلوم یہ ہوتا ہے کہ رنگینِ نظری سے
مجھ کو کوئی نسبت ہی نہیں آپ کے نزدیک

راحت بھی وہیں ہے وہیں سامانِ فراغت
کچھ دولت و حشمت ہی نہیں آپ کے نزدیک

بیکار ہے اظہارِ صفت اہلِ ولا کا
اس چیز کی حاجت ہی نہیں آپ کے نزدیک

یوں غیر سے بیباک اشارے سرِ محفل
کیا یہ مری ذلّت ہی نہیں آپ کے نزدیک

عشّاق پہ کچھ حد بھی مقرر ہے ستم کی
یا اُس کی نہایت ہی نہیں آپ کے نزدیک

کیا حال کہے کوئی کہ درباں کے ستم سے
آنے کی اجازت ہی نہیں آپ کے نزدیک

اگلی سی وہ راتیں ہیں نہ گھاتیں ہیں نہ باتیں
کیا اب میں وہ حسرت ہی نہیں آپ کے نزدیک

http://muftbooks.blogspot.com/

○

جہاں جاؤ جہانِ عشق میں اک شور برپا ہے
جدھر دیکھو تمہارے حسنِ روز افزوں کا چرچا ہے

نہ چھپتا مجھ سے تو کاہے کو رازِ عاشقی کھلتا
انہیں باتوں سے میں رسوا ہوں ظالم تو بھی رسوا ہے

کرامت ہے یہ جذبِ شوق کی مضطر جو ہیں دونوں
انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے نہ میں نے اُن کو جانا ہے

بہت کچھ ضبطِ غم کے بعد نالے لب تک آئے ہیں
ہماری بیقراری کی شکایت اُن کو بیجا ہے

وہ ہنس دیتے ہیں اکثر دیکھ کر گرمِ نظر مجھ کو
غرض یہ ہے کہ روشن ہم پہ سارا حال تیرا ہے

وہ حسرتؔ اب یہ کہتے ہیں کہ تجھ سے کیا ملے کوئی
وہی قصّے وہی جھگڑے وہی رونا رُلانا ہے

○

پھر بھی ہے تم کو مسیحائی کا دعویٰ دیکھو
مجھ کو دیکھو مرے مرنے کی تمنّا دیکھو

جُرمِ نظّارہ پہ کون آتی خوشامد کرتا
اب بھی وہ رُوٹھے ہیں لو اور تماشا دیکھو

دو ہی دن میں وہ مروّت ہے نہ وہ چاہ نہ پیار
ہم نے پہلے ہی یہ تم سے نہ کہا تھا دیکھو

ہم نہ کہتے تھے بناوٹ ہے یہ سارا غصّہ
ہنس کے لو پھر وہ اُنہوں نے ہمیں دیکھا دیکھو

http://muftbooks.blogspot.com/

مستیٔ حُسن سے اپنی بھی نہیں تم کو خبر
کیا سنو عرض مری حال مرا کیا دیکھو

گھر سے ہر وقت نکل آتے ہو کھولے ہوئے بال
شام دیکھو نہ مری جان سویرا دیکھو

خانۂ جاں میں نمودار ہے اک پیکرِ نور
حسرتؔ آؤ رخِ یار کا جلوا دیکھو

دل کو رنگینیٔ خواہش کی خطا پر آخر
ملتی ہے اس گلِ رعنا سے سزا کیا دیکھو

سامنے سب کے مناسب نہیں ہم پر یہ عتاب
سر سے ڈھل جائے نہ غصہ میں دوپٹا دیکھو

مر مٹے ہم تو کبھی یاد بھی تم نے نہ کیا
اب محبت کا نہ کرنا کبھی دعوے دیکھو

وعدۂ وصل کو ہنس ہنس کے نہ ٹالو کل پر
تم نے پھر آج نکالا وہی جھگڑا دیکھو

سر کہیں بال کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں
اُن کا سونا بھی ہے کس شان کا سونا دیکھو

ہوسِ دید مٹی ہے نہ مٹے گی حسرتؔ
دیکھنے کے لئے چاہو انہیں جتنا دیکھو

http://muftbooks.blogspot.com/

○

دیکھنے کو آئے ہیں کوٹھے پہ وہ کالی گھٹا
جھومتی پھرتی ہے کیا کیا ہو کے متوالی گھٹا

آئی تھی بسریزِ غم ہو کر، سو ہجرِ یار میں
خوب رو رو کر دل اپنا کر چلی خالی گھٹا

بندۂ غم اُن کے بے فکرِ دو عالم ہو گئے
سب غلط سمجھے کہ عیشِ فارغ البالی گھٹا

بار بار آتی ہے گِھر گِھر کر جو قصرِ یار پر
بن گئی ہے کیا کسی کی چاہنے والی گھٹا

توبۂ حسرتؔ کی خیر آئی تھی کاہے کو کبھی
اِس قدر کالی گھٹا، اِس درجہ متوالی گھٹا

○

عشق میں جذب کیا اثر بھی نہیں
مر مٹے ہم اُنہیں خبر بھی نہیں

نہ ملے گر ملا نہ سرمۂ طور
کیا تری خاکِ رہ گزر بھی نہیں

سخت یوں ہی تھی منزلِ غمِ عشق
پھر کوئی دل کا ہم سفر بھی نہیں

چل چکا آپ کا فریبِ وفا
اب میں اس درجہ بے خبر بھی نہیں

بیدلی میں فغانِ شام تو کیا
صورتِ گریۂ سحر بھی نہیں

بادہ نوشی میں سچ تو ہے حسرتؔ
نفع شاید نہ ہو، ضرر بھی نہیں

○

حالِ مجبوریٔ دل کی نگراں ٹھہری ہے
دیکھنا وہ نگہِ ناز کہاں ٹھہری ہے

ہجرِ ساقی میں یہ حالت ہے کہ اب جائے سرور
بُوئے مے وجہِ غمِ بادہ کشاں ٹھہری ہے

کیوں نہ معمورِ غمِ عشق ہو دنیائے خیال
شکلِ یار آفتِ ہر پیر و جواں ٹھہری ہے

جس طبیعت پہ ہمیں نازِ حقِ آگاہی تھا
اب وہی شیفتۂ حسنِ بتاں ٹھہری ہے

یارِ بے نام و نشاں تھا سو اسی نسبت سے
لذّتِ عشق بھی بے نام و نشاں ٹھہری ہے

فصلِ گُل دھوم سے آئی ہے پر اے رشکِ بہار
اک ترے پاس نہ ہونے سے خزاں ٹھہری ہے

خیر گزری کہ نہ پہنچی ترے در تک ورنہ
آہ نے آگ لگا دی ہے جہاں ٹھہری ہے

بخششِ یار جو مخصوص تھی مجھ سے اے وائے
اب وہی مایۂ نازِ دگراں ٹھہری ہے

دشمنِ شوق کہے اور تجھے سو بار کہے
اس میں ٹھہرے گی نہ حسرت کی زباں ٹھہری ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

○

سب سے شوخی ہے اک ہمیں سے حیا
اے فریبِ نگاہِ یار یہ کیا

تفرقہ ہے یہ کس قیامت کا
دل جُدا ، ہم جُدا ہیں یار جُدا

اب وہ ملتے بھی ہیں تو یوں، کہ کبھی
ہم سے کچھ واسطہ نہ تھا گویا

ہم کو منظور سب ہے، سب مرغوب
تجھ سے جو کچھ ملے جزا کہ سزا

جلوۂ یار ہے دلوں کے لئے
فی المثل اک طلسمِ ہوش ربا

گُلشنِ حُسنِ یار کی حسرت
جانفزا کس قدر ہے آب و ہوا

○

آئی جو اُن کی یاد مرا دل ٹھہر گیا
دعویٰ غمِ فراق کا باطل ٹھہر گیا

تیرِ نگاہِ یار کا مشکل ہے سامنا
میرا ہی تھا جگر کہ مقابل ٹھہر گیا

ہم سر جُھکا چکے تھے علم ہو چکی تھی تیغ
پھر کیا کیا خیال کہ قاتل ٹھہر گیا

دل خوش ہوا جو آپ ہوئے مائلِ ستم
یعنی میں التفات کے قابل ٹھہر گیا

دل کو ولائے یار پہ حاصل ہوا قیام
پایا جو اِس جہاز نے ساحل ٹھہر گیا

خواب وخیال ہوگئیں اگلی وہ صحبتیں
پھیرا بھی اُس نواح کا مشکل ٹھہر گیا

بیچارگی میں رٹ جو لگی اُن کے نام کی
تسکینِ جانِ زار ہوئی دل ٹھہر گیا

اچھا ہُوا کہ مملکتِ حُسن وعشق میں
حسرت وہ پادشاہ، میں سائل ٹھہر گیا

○

یوں ہم سے چُھٹے وہ یار افسوس
افسوس ہزار بار افسوس

بیگانہ ہے اک ہمیں سے ناحق
وہ یارِ وفا شعار افسوس

بے بادہ و نغمہ یوں گزر جائے
ہنگامۂ نو بہار افسوس

گستاخ نگاہیاں ہوس کی
کیوں آئیں شتابکار افسوس

http://muftbooks.blogspot.com/

ہم سے نہ ہوا کبھی مخاطب
وہ یارِ کرشمہ کار افسوس

دل کس نے لیا یہ دیکھو حسرت
کیوں کرتے ہو بار بار افسوس

○

عاشق کو ہوئی فنائے فانی
پیغامِ حیاتِ جاودانی

ہے کثرتِ شوق کا نتیجہ
آنکھوں کی یہ آرزو فشانی

تھی اُن کی نگاہِ بے نگاہی
اک طرفہ ادائے دلستانی

پھر آج وہ برسرِ کرم ہیں
از راہِ کمالِ مہربانی

پھر گلشنِ آرزو میں گویا
آئی ہے بہارِ کامرانی

http://muftbooks.blogspot.com/

بیٹھے ہیں وہ روٹھ کر جو مجھ سے
چمکا ہے جمالِ سرگرانی

کچھ ایسے جدا ہوئے کہ ہم سے
پھر مِل نہ سکا وہ یار جانی

کچھ داغِ فراق کے علاوہ
تم اور نہ دے چلے نشانی

دُونی ہوئی آرزو کی شورش
اللہ رے زورِ ناتوانی

ہنگامہ نوازیاں ہوس کی
تھیں لازمِ عہدِ نوجوانی

اُردو میں کہاں ہے اور حسرت
یہ طرزِ نظیری و فغانی

جو اَب ان سے ملنا دوبارا نہ ہوگا
تو جینا بھی شاید ہمارا نہ ہوگا

وہ ملتے رہیں گے تصوّر میں ہم سے
غمِ ہجر بھی ناگوارا نہ ہوگا

ہمیں پھر بھی لے جائیگا اُس گلی میں
کہ اس کے سوا دل کو چارا نہ ہوگا

ہمیں گھر میں لائے تو وحشت یہ بولی
یہاں پر ہمارا گزارا نہ ہوگا

سُنائیں انہیں حالِ دل، یاد ہم کو
بھلا کچھ تو ہوگا جو سارا نہ ہوگا

کوئی شکوہ سنجِ ستم اور ہوں گے
وہ کہتے ہیں "حسرت ہمارا نہ ہوگا"

○

وہ دیکھنے جو بام پر آئے بہارِ صبح
نازاں ہے اپنے بخت پہ کیا کیا نگارِ صبح

پیدا فلک پہ ہے یہ بیاضِ سحر کا نُور
ظلماتِ شب میں یا ہے رواں جُوئبارِ صبح

نکلا ہے کس غرور سے ہمراہِ آفتاب
پردے سے شب کے شاہدِ رنگیں نگارِ صبح

روزِ فراقِ یار مری چشمِ یاس میں
مہرِ فلک ہوا ہے دلِ داغدارِ صبح

خورشید روئے یار سے ہوکر منیرِ حُسن
شامِ شبِ وصال بھی کرتی ہے کارِ صبح

مَلتے ہوئے اُٹھے ہیں وہ آنکھیں جو خواب سے
پھیلا ہوا ہے نورِ جمالِ خمارِ صبح

تمکینِ حُسنِ یار کے صدقے میں روزِ وصل
کچھ بڑھ گیا ہے اور بھی حسرتؔ وقارِ صبح

http://muftbooks.blogspot.com/

○

ابر و مے و نغمہ صحنِ گلزار
تم پاس نہیں تو سب ہے بیکار

مخموریٔ عشق سے تو اے دل
زنہار جو ہو کبھی خبردار

لبریزِ نشاط ہے دلِ شوق
آثارِ بہار ہیں نمودار

ہمرنگِ شفق ہے آتشِ گُل
سبزی ہے چمن کی رشکِ زنگار

وعدے پہ وہ آئیں تو، پھر اُن سے
اقرار بن آئے گا نہ انکار

پابوس کی التجا پر اُس نے
کس ناز سے کہہ دیا "خبردار"

انکار سے تیرے شہرِ دل میں
آبادیٔ آرزو ہے مسمار

دل سرد ہے حُسنِ مہوشاں سے
ہے عشقِ بُتاں سے جان بیزار

دنیا سے نہ دین سے ہے مطلب
حسرت ہے غریقِ جلوۂ یار

http://muftbooks.blogspot.com/

○

لکھتے ہیں پھر کہ لکھتے نہیں ہم ہزار خط
دیکھیں تو بھیج کر وہ ہمیں ایک بار خط

آیا ہے عین کشمکشِ انتظار میں
کیوں کر نہ ہو عزیز ترا غم شکار خط

لکھا تھا اپنے ہاتھ سے تم نے جو ایک بار
اب تک ہمارے پاس ہے وہ یادگار خط

اس نے کہیں نہ حرفِ تسلّی بھی ہو لکھا
پڑھتے ہیں اس امید پہ ہم بار بار خط

مجھ کو عجب یہی ہے کہ اے نازنیں ترا
لیتا ہے دستِ شوق میں کیونکر قرار خط

مجھ سے گدائے شوق کو لکھے تو کیا لکھے
حسرتؔ دیارِ حسن کا وہ شہریار خط

○

چھپے گی تری دوستداری کہاں تک
کرے گا دل انکارِ یاری کہاں تک

کہیں رک بھی اے چشمِ خونابہ افشاں
کہاں تک تری اشکباری کہاں تک

خدا جانے آخر ترے غمزدوں کو
ستائے گی بادِ بہاری کہاں تک

سرِ راہ بیٹھے ہیں بیخواب و خور ہم
نہ نکلے گی اُن کی سواری کہاں تک

ہمیں حالِ دل عرض کرنے نہ دے گی
بھلا اُن سے بے اختیاری کہاں تک

http://muftbooks.blogspot.com/

غرور آپ کا کم نہ ہوگا نہ ہوگا
جتائیں گے ہم خاکساری کہاں تک

وہ کہتے ہیں دیکھیں تو رہتی ہے باقی
تری شانِ پرہیزگاری کہاں تک

پھر آنے کی ناکام اُس در پہ جا کر
نباہے کوئی وضعداری کہاں تک

تمنّا کو اُس حد پہ رہنے نہ دے گی
ترے حُسن کی بیقراری کہاں تک

کرد سیرِ دنیائے حیرت بھی حسرت
خردمندی و ہوشیاری کہاں تک

○

عہدِ یک عمر فراغت سے بھی خوشتر گزرا
وہ جو اک لحظہ تری یاد میں ہم پر گزرا

تیرے انکار سے اربابِ تمنّا کے لئے
وصل کا دن بھی شبِ غم کے برابر گزرا

تجھ سے اب مل کے تعجّب ہے کہ عرصا اتنا
آج تک تیری جدائی کا یہ کیوں کر گزرا

یہ بھی اک بات ہے غیروں کے ستانے کو فقط
التفاتِ نگہِ یار سے ہیں در گزرا

لوگ سب جان گئے چھپ نہ سکی شوق کی بات
میں گلی سے جو تری ہو کے مکرّر گزرا

اب وہ آئیں بھی تو کیا، روئیں بھی تو کیا حسرت
ہجر میں تجھ کو جو کرنا تھا سو تو کر گزرا

http://muftbooks.blogspot.com/

○

معطر پا کے بوئے حُسن سے سارا بدن اپنا
وہ سونگھا کرتے ہیں خود بھی تو اکثر پیرہن اپنا

ارادہ آج بے خوف و خطر ہے ان کی محفل کا
محبّت میں کوئی دیکھے تو یہ دیوانہ پن اپنا

کچھ اس عالم میں وہ بے پردہ نکلے سیرِ گلشن کو
کہ نسریں اپنی خوشبو، رنگ بھولی نسترن اپنا

وہ رحم آیا تجھے مجبوریٔ شوقِ شہادت پر
خبر لے ہاتھ کی خنجر سنبھال اے تیغ زن اپنا

سبھی کچھ ہو گیا اُن کا ہمارا کیا رہا حسرتؔ
نہ دیں اپنا نہ دل اپنا نہ جاں اپنی نہ تن اپنا

○

عاشقوں سے ناروا ہے بے وفائی آپ کی
حد سے بڑھ جائے نہ شانِ کج ادائی آپ کی

خوبرو ہیں آپ، مانا ہم نے، پھر بھی اس قدر
دیکھئے اچھی نہیں ہے خودستائی آپ کی

رہ گئی اہلِ ہوس میں، یادگارِ حُسن و عشق
ناز برداری ہماری، دلربائی آپ کی

مجھ سے یہ اکثر کہا کرتا ہے وہ مخمورِ ناز
دیکھیے نبھتی ہے کب تک پارسائی آپ کی

اک ہمیں تو کچھ نہیں ہیں آپ کے طاعت گزار
تابعِ فرماں ہوئی ساری خدائی آپ کی

http://muftbooks.blogspot.com/

کیسے دیکھے، کون دیکھے، آپ کا نورِ جمال
جان جب ٹھہری ہوئی ہو رونمائی آپ کی

آپ کو آتا رہا میرے ستانے کا خیال
صلح سے اچھی رہی مجھ کو لڑائی آپ کی

برقؔ کا اکثر یہ کہنا یاد آتا ہے مجھے
"تنکے چنوانے لگی ہم سے جدائی آپ کی"

عرض کرکے حالِ دل کس درجہ ہیں محجوب ہم
دیکھ کر غصے میں صورت تمتمائی آپ کی

شاہ جیلاںؒ کے سوا مشکل کشاؓ کے واسطے
کون کرتا اور حسرتؔ رہنمائی آپ کی

○

کہہ دیا خوب "ہم کو پیار نہ کر"
جبر اتنا بھی اختیار نہ کر

محفلِ غیر میں خدا کے لئے
تُو مجھے یاد بار بار نہ کر

دیکھ اے احتیاط پائے جنوں
خار سے ڈر کے ہم کو خوار نہ کر

دشمنِ اہلِ اشتیاق نہ بن
حُسنِ رُخ کو نقاب دار نہ کر

وعدہ ہائے دروغِ تسکیں سے
اور بھی دل کو بے قرار نہ کر

http://muftbooks.blogspot.com/

دے کے اہلِ ہوس کو قولِ وصال
عشق بازوں کو شرمسار نہ کر

سوزِ غم کو بھی سازِ عیش سمجھ
عشق میں فرقِ نور و نار نہ کر

بیخودی شوق کی ہے خوب اے دل
رنج افزائشِ خمار نہ کر

شرمِ دعوائے عشق رکھ حسرت
فکرِ غم ہائے روزگار نہ کر

○

نامۂ یار کو سمجھو تو ہے کیا کاغذ
اور نہ سمجھو تو پھر اک وہ بھی ہے پُرزا کاغذ

لے کے اس شوخ کی رنگینیٔ تحریر سے حُسن
بن گیا تختۂ جنّت کا نمونہ کاغذ

دل اُڑائے گا ہزاروں کا ہوا میں اُڑ کر
ہاتھ میں ہے جو ترے اے گلِ رعنا کاغذ

دمِ تحریر، مری چشمِ تمنّا بن کر
دیکھتا ہے تری صورت کا تماشا کاغذ

http://muftbooks.blogspot.com/

نامہ کیا آئے ترے بے سروسامانوں کا
نہ قلم جن کو میسّر نہ مہیّا کاغذ

روشنیٔ بخشِ نظر پھر بھی ہے، حالانکہ نہیں
ان کے نامے کا مذہب نہ مطلّا کاغذ

جس میں دو حرف کبھی اُس نے لکھے تھے حسرتؔ
ہم نے سو بار وہ آنکھوں سے لگایا کاغذ

○

تراوش کرتی ہیں رنگینیاں کب اپنے مضموں سے
عبارت ہے یہ اس جانِ جہاں کے عشقِ موزوں سے

اثر دیکھے تو کوئی حُسنِ لیلائے تصوّر کا
قیافہ شوق کا ملنے لگا تصویرِ مجنوں سے

بھلا اُس دل کو یارو خواہشِ درماں سے کیا نسبت
بنائیں جس کو دیوانہ محبّت کے وہ افسوں سے

بلائے کثرتِ عشّاق سے ناحق ہے بیزاری
شکایت کیجئے اپنے جمالِ روز افزوں سے

http://muftbooks.blogspot.com/

غرور اپنا نہیں بیجا کہ نسبت ہے برابر کی
تمہاری زلفِ ابتر کو ہمارے بختِ واژوں سے

نمایاں ہیں نرالی سرخیاں حُسن و محبّت کی
ہماری چشمِ پُر خوں سے ترے لب ہائے میگوں سے

چمن میں جوششِ گل کی کھنچ گئی تصویر، جب حسرت
ملی ساغر کی سبزی سرخیِ صہبائے گلگوں سے

○

کوچہ اُس فتنۂ دوراں کا دکھا کر چھوڑا
دل نے آخر ہمیں دیوانہ بنا کر چھوڑا

پردہ ہم سے جو وہ کرتے تھے نہ کرنے پائے
شوقِ بیباک نے اُس کو بھی اُٹھا کر چھوڑا

بزمِ اغیار میں ہر چند وہ بیگانہ رہے
ہاتھ آہستہ مرا پھر بھی دبا کر چھوڑا

اُن کے آنے کی خبر سُن کے تمنّا نے مری
دل میں اک شوق کا طوفان بپا کر چھوڑا

لطفِ ماضی کی جو کچھ یاد تھی باقی دل میں
اس کو بھی تیرے تغافل نے مٹا کر چھوڑا

مرگِ حسرت کا بہت رنج کیا، آخر کار
اثرِ عشق نے اُن کو بھی رُلا کر چھوڑا

http://muftbooks.blogspot.com/

○

کچھ خوف خدا کا ہے نہ ڈر خلقِ خدا کا
کیا آئے خیال اُن کو شہیدانِ وفا کا

خوشبو ترے ملبوس کی لائی ہے کہاں سے
تجھ تک نہ ہوا تھا جو گزر بادِ صبا کا

طولِ شبِ ہجراں میں، پریشانیٔ دل پر
طرّہ ہے خیال اور بھی اس زلفِ دوتا کا

خطرہ بھی تری خُو سے ہے امیدِ کرم کو
عالم ہے شبِ وصل عجب بیم و رجا کا

آکر ترے دربار میں سب ہو گئے یکساں
جھگڑا نہ رہا مرتبۂ شاہ و گدا کا

نکلا نہ کرو خود پئے تعزیر کہ لپکا
پڑ جائے گا عصیانِ محبت کو سزا کا

آسان ہے، مشکل بھی ترے شوق کی منزل
اس راہ میں کچھ کام نہیں راہنما کا

سر ہے انہیں مطلوب تو دو شوق سے حسرت
اس امر میں کچھ دخل نہیں چون و چرا کا

○

ہم حال اُنہیں یوں دل کا سنانے میں لگے ہیں
کچھ کہتے نہیں پاؤں دبانے میں لگے ہیں

لاکھوں ہیں تری دید کے مشتاق ، مگر ہم
محروم تجھے دل سے بھلانے میں لگے ہیں

اور ایسے کہاں حیرت و حسرت کے مرقعے
اے دل جو ترے آئینہ خانے میں لگے ہیں

کہنا ہے اُنہیں یہ کہ "نہ ہم ہوں گے مخاطب"
پر کہتے نہیں زلف بنانے میں لگے ہیں

قاتل ترے دامن پہ مرے خون کے دھبّے
کچھ اور بھی خنجر سے چھٹانے میں لگے ہیں

ہر دم ہے یہ ڈر پھر نہ بگڑ جائیں وہ حسرت
پہروں جنہیں رو رو کے ہنسانے میں لگے ہیں

○

آشنا ہو کر نظر ناآشنا کرنے لگے
ہم سے کیا دیکھا کہ تم پاسِ حیا کرنے لگے

رشک آیا ہے مجھے کیا کیا جب اُن کے رُوبرو
مدّعی بیباک عرضِ مدّعا کرنے لگے

اور تو کچھ بھی نہ ہم سے اس کے آگے بن پڑا
حُسنِ خُلقِ یار کی مدح و ثنا کرنے لگے

دلربائی کا بھی کچھ کچھ ڈھب اُنہیں آنے لگا
بات مطلب کی اشاروں میں ادا کرنے لگے

کون کہتا ہے کہ ہم ہیں مائلِ ترکِ وفا
آپ ناحق اپنے دل کو بدمزا کرنے لگے

بھول کر حکمِ خدا یادِ بُتاں رہنے لگی
کیا تمہیں کرنا تھا حسرت آہ کیا کرنے لگے

http://muftbooks.blogspot.com/

○

شکرِ الطاف نہیں، شکوۂ بیداد نہیں
کچھ ہمیں تیری تمنّا کے سوا یاد نہیں

گیسوئے دوست کی خوشبو ہے دو عالم کی مُراد
آہ وہ نکہتِ برباد، کہ برباد نہیں

محوِ گُل ہیں یہ عنادل کہ چمن میں گویا
خوفِ گلچیں کا نہیں خطرۂ صیّاد نہیں

جان کر دی تھی کسی نے ترے قدموں پہ نثار
یہ بھی تو بھول گیا، یہ بھی تجھے یاد نہیں

شکوۂ چرخِ جفا جُو سے گزر کر جو کہے
کچھ تجھے بھی یہ مجالِ لبِ فریاد نہیں

قیدِ مذہب سے بھی کچھ بڑھ کے ہے قیدِ غمِ عشق
حسرت آزاد ہے کہنے ہی کو، آزاد نہیں

○

تجھ کو اے محوِ تغافل میری پروا ہی نہیں
حالِ دل کس سے میں کہتا تو نے پوچھا ہی نہیں

اہلِ دل کے دل میں اے جانِ من و جانِ جہاں
آرزو بھی ہے تری اک سر میں سودا ہی نہیں

میری بیتابی کا سُن کر ہمدموں سے ماجرا
ہنس کے وہ کہنے لگے ہم نے تو دیکھا ہی نہیں

خوب ہو گر دیکھنے آئیں وہ میرا حالِ زار
درسِ عبرت بھی تو ہے خالی تماشا ہی نہیں

مر مٹے اُن پر تو حسرت اس قدر نازاں ہو کیوں
اس گلی میں کچھ تمہیں کوئی سمجھتا ہی نہیں

http://muftbooks.blogspot.com/

○

گاہ یکسر لطف گاہے سربسر بیداد ہیں
دلربائی کے اُنہیں کیا کیا طریقے یاد ہیں

مرحبا اے حُسنِ غم اے یادگارِ عشقِ دوست
جان و دل تیری بدولت شاد ہیں آباد ہیں

کچھ تو بارے وہ تغافل میں کمی کرنے لگے
جب سے یہ جانا کہ ہم آمادۂ فریاد ہیں

حُسنِ صورت میں ترے شامل ہے حُسنِ التفات
ہم انہیں باتوں کے تو گرویدہ ہیں برباد ہیں

چھیڑ سے بولے وہ حسرت کیوں ہمیں چاہو کہ ہم
بے مروّت ہیں، جفاجُو ہیں، ستم ایجاد ہیں

○

یہ جو آویزہ تیرے کان میں ہے
جانِ خوبی مرے گمان میں ہے

وہ جو ہیں جانِ عشق و جانِ جمال
ہاں یہ مطلع اُنہیں کی شان میں ہے

اُس نے ہم سے سُنی نہ شوق کی بات
ہنس کے پوچھا یہ کس زبان میں ہے

خود وہ آغازِ عشق میں بھی نہ تھا
لُطف جو اُس کی داستان میں ہے

شیب میں اب کہاں وہ لُطفِ شباب
کچھ اگر ہے تو اُن کے پان میں ہے

طرفہ حسرت بہ شوخیٔ اِنشا
رنگِ جرأت مرے بیان میں ہے

○

کیا تم کو علاجِ دلِ شیدا نہیں آتا
آتا ہے پر اس طرح کہ گویا نہیں آتا

ہو جاتی تھی تسکین سو اب فرطِ الم سے
اس بات کو روتے ہیں کہ رونا نہیں آتا

تم ہو کہ تمہیں وعدہ وفا کی نہیں خُو
میں ہوں کہ مجھے تم سے تقاضا نہیں آتا

ہے پاس یہ کس کی نگہِ محوِ حیا کا
لب تک جو مرے حرفِ تمنّا نہیں آتا

ان کی نگہِ مست کے جلوے ہیں نظر میں
بُھولے سے بھی ذکرِ مے و مینا نہیں آتا

شوخی سے وہ معنئِ ستم پوچھ رہے ہیں
اب لفظِ جفا بھی اُنہیں گویا نہیں آتا

میں درد کی لذّت سے رضامند ہوں حسرتؔ
مجھ کو ستمِ یار کا شکوا نہیں آتا

http://muftbooks.blogspot.com/

○

بیتاب نظر آیا بدنام نظر آیا
عاشق جو نظر آیا ناکام نظر آیا

ناکامیٔ ہجراں نے یہ رنگِ جہاں بدلا
جو صبح کا جلوہ تھا سو شام نظر آیا

اللہ رے محرومی اللہ رے ناکامی
جو شوق کیا ہم نے سو خام نظر آیا

اس شغل سے آنکھوں کو دم بھر جو نہیں فرصت
رونے میں وہ کیا ایسا آرام نظر آیا

ہم جس کو سمجھتے تھے سرمایۂ آزادی
وہ عشقِ بتاں آخر اک دام نظر آیا

رسوائی کی گلیوں میں پھرتا ہے پڑا حیراں
یہ عشق کا حسرت کے انجام نظر آیا

○

موسمِ گُل میں وہ چلنا بادِ عشرت خیز کا
یاد ہیں وہ مستیاں وہ توڑنا پرہیز کا

ہم نے دیکھا ہے جنوں شوریدگانِ شوق کا
مت سُنا واعظ فسانہ شورِ رستاخیز کا

سینکڑوں کو کر دیا دل باختہ جاں باختہ
ہائے عالم اس کی رفتارِ قیامت خیز کا

وہ بگڑنا بھی کبھی مجھ سے تو منّنے کے لئے
یاد ہے انداز تیرے جورِ لُطف آمیز کا

پیروِ تسلیم ہوں شیدائے اندازِ نسیم
شوق ہے حسرت مجھے اشعارِ حسرت خیز کا

○

ملتے ہیں اس ادا سے کہ گویا خفا نہیں
کیا آپ کی نگاہ سے مَیں آشنا نہیں

تسکینِ ہمنشیں سے بڑھا درد اور بھی
یعنی غمِ فراق کی کوئی دوا نہیں

شوقِ بقائے درد کی ہیں ساری خاطریں
ورنہ دعا سے اور کوئی مدّعا نہیں

کب تک کسی کے نازِ تغافل اُٹھائے دل
کیا امتحانِ صبر کی کچھ انتہا نہیں

محرومیوں نے دل کا یہ کیا حال کر دیا
گویا اُمیدِ وصل سے ہم آشنا نہیں

ارماں مرے وصال میں نکلیں تو کس طرح
جوشِ طرب سے دل میں کہیں راستہ نہیں

آتا تو ہوں خیال میں اُن کے کبھی کبھی
مَیں موردِ جفا ہوں تو یہ بھی بُرا نہیں

خود اُس کو میری عرضِ تمنائے شوق ہے
کیوں ورنہ یوں سُنے ہے کہ گویا سُنا نہیں

میری نگاہِ شوق پہ اس درجہ خفگیاں
اور اپنی چشمِ شوخ کو مطلق سزا نہیں

حسرتؔ مرے کلام میں مومنؔ کے رنگ ہیں
ملکِ سخن میں مجھ سا کوئی دوسرا نہیں

http://muftbooks.blogspot.com/

فصلِ بہار آئی ، ہے جوشِ گُل چمن میں
اک دھوم سی مچی ہے مستانِ نعرہ زن میں

سیکھی تھی خود فروشی مکتب میں آرزو کے
پاتے ہیں درسِ حیرت اُس بُت کی انجمن میں

تیری نزاکتوں کی اے نازکی سراپا
تشبیہہ گُل میں پائی ہم نے نہ یاسمن میں

دیوانہ کر دیا ہے یہ کس کی آرزو نے
چرچا ہے کس صنم کا ہر شیخ و برہمن میں

توڑے گی فصلِ گُل کیا پیمانِ پارسائی
جاں آ چلی ہے پھر کچھ اک خواہشِ کہن میں

اس جانِ مضطرب کو کیوں کر قرار آئے
آفت کی شوخیاں ہیں اُس حُسنِ سحر فن میں

واں حیرتِ محبّت کچھ دیکھنے نہ دے گی
جانے کو یوں تو حسرت جائے اُس انجمن میں

http://muftbooks.blogspot.com/

○

زاہدوں میں ہوں نہ رندوں میں، نہ مے خواروں میں ہوں
بیخودِ ہر دو جہاں ہوں، تیرے سرشاروں میں ہوں

بیخودی ہے یہ محبت کا نہ پوچھو حال کچھ
بے خبر ظاہر میں ہوں، باطن میں ہشیاروں میں ہوں

دردِ اُلفت سے نہیں واقف، مگر کیا کم ہے یہ
عاشقانِ درد کے میں کفش برداروں میں ہوں

اے خوشا قسمت شرابِ بیخودی کا ہوں خراب
اے زہے تقدیر اُن آنکھوں کے بیماروں میں ہوں

بیوفائی مجھ کو کیا معلوم کہتے ہیں کسے
وہ مری سرکار، مَیں اُن کے وفاداروں میں ہوں

لے گئی ہے بیخودی کیا جانیے مجھ کو کہاں
مَیں نہیں ہوں محفلِ یاراں میں گو یاروں میں ہوں

بیخودی میں کیا ہُوا کرتا ہے کیا جانے کوئی
سب سمجھتے ہیں یہی مجھ کو کہ بیکاروں میں ہوں

خفتہ بختانِ محبت کا یہ کہنا ہے نصیب
ظاہرًا سوتا ہوں مَیں باطن میں بیداروں میں ہوں

نامِ آزادی زباں پر میری حسرت آئے کیوں
کس کے آخر دامِ اُلفت کے گرفتاروں میں ہوں

http://muftbooks.blogspot.com/

○

میں ہوں اے زُلفِ سیہ تیرے پریشانوں میں
نام میرا بھی لکھا ہے ترے دیوانوں میں

دستِ نازک سے تو قتل کے نہ اُٹھی تلوار
اور ہُوا نام مرا مُفت گراں جانوں میں

کوئی سرخوش ہے کوئی مست ہے کوئی ہے خراب
میکشوں کے بھی عجب رنگ ہیں میخانوں میں

کر دیا جس نے مجھے دونوں جہاں سے غافل
ایسی کیا شے تھی وہ ساقی ترے پیمانوں میں

گھر کے ارمانوں میں کہنا وہ تصوّر کا ترے
ہائے یہ مجھ کو کہاں لائے ہیں بیگانوں میں

یادِ ایام کہ ہم جوشِ جنوں میں حسرت
خوار پھرتے تھے پریشان بیابانوں میں

○

مضطرب ہے بہت میری طبیعت کئی دن سے
دیکھی جو نہیں آپ کی صورت کئی دن سے

میخانے سے محروم چلے آتے ہیں یُوں ہی
ہوتی نہیں ساقی کی عنایت کئی دن سے

چھیڑے ہے مجھے پھر خلشِ خارِ محبّت
بے چین ہے پھر میری طبیعت کئی دن سے

مجھ سا بھی نہ ہو محوِ تصوّر کوئی یعنی!
ملتی نہیں رونے کی بھی فرصت کئی دن سے

http://muftbooks.blogspot.com/

کہتے ہیں جنوں بیخودیٔ عشق کو احباب
سُنوائے ہے کیا کیا مری حیرت کئی دن سے

کس فتنۂ محشر نے کیا وصل سے انکار
برپا ہے مرے دل میں قیامت کئی دن سے

ہے ناک میں دم اور بھی بے چین ہوں حسرت
کرتے ہیں جو احباب نصیحت کئی دن سے

○

جفا تیری بہت اے بے مروّت بڑھتی جاتی ہے
ہمیں بھی خواہشِ ترکِ محبّت بڑھتی جاتی ہے

اُدھر جرمِ محبّت پر وہ برہم ہوتے جاتے ہیں
اِدھر دل میں تمنائے شہادت بڑھتی جاتی ہے

وہ اظہارِ وفا پر بھی جفائیں کرتے جاتے ہیں
دلِ وقفِ ندامت کی ندامت بڑھتی جاتی ہے

بظاہر اُن میں گو خوئے تغافل آتی جاتی ہے
مگر ہے یوں کہ اُن کو مجھ سے اُلفت بڑھتی جاتی ہے

دکھا دی ہیں نرالی شوخیاں کچھ لطفِ جاناں نے
مرے دستِ تمنّا کی شرارت بڑھتی جاتی ہے

جمالِ یار میں ہر دم ترقّی ہوتی رہتی ہے
دلِ حیراں کی جس سے روز حیرت بڑھتی جاتی ہے

طبیعت خوگرِ دردِ محبت ہوتی جاتی ہے
تمہارے جورِ بے پایاں کی لذت بڑھتی جاتی ہے

اُدھر شب کو وہ محوِ خوابِ راحت ہوتے جاتے ہیں
اِدھر آنکھوں کو پابوسی کی حسرت بڑھتی جاتی ہے

○

غمِ ہجراں کا یارب کس زباں سے ماجرا کہیے
نہ کہیے گر تو کیا کیجے اگر کہیے تو کیا کہیے

شبِ غم جز خیالِ یار اپنا کون مونس ہے
اُسی کو دوست کہیے یار کہیے آشنا کہیے

سمجھیے قدر دانِ گریۂ حسرت کسے یارب
کسے اب محرمِ رازِ دلِ درد آشنا کہیے

سمجھیے دل کو ہمدم کس کے شوقِ بے نہایت کا
نگاہِ شوق کو کس کی نظر کا آشنا کہیے

اسی سے کچھ تسلی ہو دلِ ناشاد کی شاید
خیالِ یار سے دردِ جگر کا ماجرا کہیے

کہاں ہر لحظہ پیشِ دوست محوِ لطف رہتے تھے
کہاں یہ صدمہ ہائے غم اُٹھاتے ہیں کر کیا کہیے

نسیمِ صبح جاتی ہے سوئے مُلکِ دکن حسرت
تپش ہائے جُدائی کا اِسی سے ماجرا کہیے

○

جُھوم جُھوم آنے لگا ابرِ بہاری دیکھیے
کب تلک باقی رہے پرہیزگاری دیکھیے

پھر ہے اُس بیدادگر سے شوقِ عرضِ آرزو
خاطرِ ناکام کی بے اختیاری دیکھیے

ہے تمنّا دل میں اب تک اک نگاہِ لطف کی
جَور اپنا دیکھیے، حسرت ہماری دیکھیے

جوشِ گُل کے ساتھ پھر جوشِ جُنوں بڑھنے لگا
اُٹھ چلی دنیا سے رسمِ ہوشیاری دیکھیے

یار سے خط و کتابت تھی، سو وہ بھی اب نہیں
بختِ ناہموار کی ناسازگاری دیکھیے

ناز بردارِ الم لکھا ہے نامے میں مجھے
اُس سراپا ناز کی مضموں نگاری دیکھئے

خاطرِ محروم کا اللہ رے پاسِ وفا
ہے ابھی تک مائلِ اُمیدواری دیکھئے

حالِ دل پر آ گئی تھی کچھ ہنسی سوچے میں
حسرتِ محوِ الم کی شرمساری دیکھئے

○

خود بجاں آیا ہوں جورِ خاطرِ غمناک سے
میں نہیں ڈرتا تمہارے خنجرِ بیباک سے

اضطرابِ دل کی آخر مجھ سے ہیں کیوں پرسشیں!
پوچھ لیں خود آپ اپنے غمزۂ چالاک سے

گردشِ پیمانۂ ساقی تری کیا بات ہے
کر دیا آزاد فکرِ گردشِ افلاک سے

وجہِ ترکِ پارسائی تجھ سے واعظ کیا کہیں
ذوقِ صہبا دور ہے ظالم ترے ادراک سے

ہم اسیرانِ ستم پر قہر ہے منعِ فغاں
ہے سکوں دشوار صیدِ بستۂ فتراک سے

شوقِ جنت سے ہیں فارغ عاشقانِ کوئے یار
پوچھ دیکھے کوئی ہم افتادگانِ خاک سے

آہِ درد آلود میں حسرتؔ نہ ہو کیونکر اثر
نکلی ہے آخر ہمارے سینۂ صد چاک سے

○

مَیں ہوں کیا میری محبّت کی حقیقت کیا ہے
اُس نے یہ بھی تو نہ پُوچھا تری حالت کیا ہے

ہم کو واعظ یہ خبر سب ہے کہ جنّت کیا ہے
کوچۂ یار سے لیکن اُسے نسبت کیا ہے

جس کی ذلّت میں بھی عزّت ہے سزا میں بھی مزا
کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ محبّت کیا ہے

مجھ سے برگشتہ نہ ہوتے تو تعجّب ہوتا
آپ کو عُذرِ تغافل کی ضرورت کیا ہے

کیوں ہے درپردہ لگاوٹ جو بظاہر ہے گُریز
نہ کُھلا کچھ نگہِ یار کی نیّت کیا ہے

http://muftbooks.blogspot.com/

شادماں ہو کے ترے درد سے کہتا ہے یہ دل
ہے اذیت جو یہی چیز تو راحت کیا ہے

خوف ہو اُن کو تو ہو حُسن کی بدنامی کا
ہم ہیں عاشق، ہمیں پروائے ملامت کیا ہے

تم یہ پھر بھی تو نہ سمجھے کہ کرم ہے کیا شے
ہم نے پھر بھی تو نہ جانا کہ شکایت کیا ہے

رندِ مے نوش کبھی، صوفیٔ صافی ہے کبھی
حسرتؔ آخر یہ ترا رنگِ طبیعت کیا ہے

○

حسرتؔ زار کو یارانِ وطن بھول گئے
مرغِ پابند کو مرغانِ چمن بھول گئے

ہم نے تکلیفِ محبت میں وہ راحت پائی
کہ طریقِ گلۂ رنج و محن بھول گئے

خوبروئی تری مشہور ہوئی عالم میں
لوگ افسانۂ عذراؔ و دمنؔ بھول گئے

نہ ملیں گے دلِ بیتاب کرے لاکھ اصرار
ہم بھی جا اب تجھے اے عہد شکن بھول گئے

غلبۂ درد سے ہیں درد سراپا اشعار
یعنی ہم پیرویٔ اہلِ سخن بھول گئے

ایک ہمدردیٔ رسواؔ تھی انیسِ حسرتؔ
سو وہ رسواؔ بھی اُسے جا کے دکن بھول گئے